امرود کی کاشت

امرود ایک اہم سدا بہار پودا ہے۔سب سے پہلے یہ جنوبی امریکہ میں پیرو کے درمیان پایا گیا تھا جہاں سے یہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلا۔غذائی اعتبار سے یہ پھل نہایت اہمیت کا حامل ہے۔اس پھل کو حیاتین ''ج'' کا بادشاہ اور سستا ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے اس میں حیاتین ''ج'' کی مقدار 260 ملی گرام فی 100 گرام پھل ہوتی ہے اس کے علاوہ لوہا، چونا اور فاسفورس کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔امرود میں اعلیٰ قسم کی پیکٹن پائی جاتی ہے۔جس سے عمدہ قسم کی جیلی تیار کی جاتی ہے۔

پنجاب میں امرود کی کاشت زیادہ تر شیخوپورہ، قصور، لاہور، شرقپور، سانگلہ ہلز، گوجرانوالہ، ملتان، سرگودھا اور فیصل آباد کے اضلاع میں ہوتی ہے۔جبکہ سرحد میں کوہاٹ، ہری پور اور بنوں اس کی کاشت کے اہم علاقے ہیں۔سندھ میں لاڑکانہ اور حیدرآباد ڈویژن میں یہ بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔امرود کے زیر کاشت رقبہ میں بتدریج توسیع ہو رہی ہے۔

آب وہوا

امرود کے لئے گرم مرطوب و نیم گرم مرطوب معتدل آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کا درخت بہت سخت جان ہوتا ہے اور ٹھنڈے علاقوں میں بھی اُگ جاتا ہے۔مگر نیم گرم مرطوب آب وہوا میں خوب پرورش پاتا ہے۔چھوٹی عمر کے پودوں کے لئے زیادہ سردی نقصان دہ ہے۔اس لئے تین سے چار سال کی عمر تک کے پودوں کو سردی سے بچانے کے لئے ڈھانپ دینا چاہیے۔ہوا روکنے والی باڑیں پودوں کو گرم اور سرد ہواؤں سے بچانے میں کافی مدد دیتی ہیں۔زیادہ بارش پھل کی خاصیت کو نقصان پہنچاتی ہے، جس سے پھل پھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

زمین

امرود کا پودا ہر قسم کی زمین میں اُگایا جا سکتا ہے۔اس کا درخت بھاری زمین سے لے کر ہلکی ریتلی زمین تک اُگایا جاتا ہے۔سیم اور تھور زدہ زمینوں میں بھی کامیاب رہتا ہے۔مگر بہتر پیداوار کے لئے دوسرے پھلدار درختوں کی طرح اس کے لئے بھی نرم اور زرخیز زمین بہت موزوں ہے۔

پودے لگانا

امرود کے پودے لگانے کا بہترین موسم اگست ستمبر ہے۔فروری مارچ میں لگائے گئے پودوں کا جون کی گرمی میں سڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ پودے لگانے کے فوراً بعد پانی ضرور دینا چاہیے۔ پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ 6 میٹر رکھنا نہایت ہی موزوں اور ضروری ہے۔

آب پاشی

آب پاشی کا انحصار علاقہ کی آب وہوا اور زمین کی خاصیت پر ہے۔چھوٹے پودوں کو سارا سال تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد پانی لگاتے رہنا چاہیے۔ جوان پودوں کو پھل لگنے پر زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب پودوں پر پھول آرہے ہوں تو اس وقت پانی روک دینا چاہیے، جب تک کہ پھل مکمل طور پر سیٹ نہ ہو جائے۔سردیوں میں ہر ہفتہ پودوں کو پانی دینا زیادہ بہتر ہے۔اس طرح پھل کی کوالٹی بہتر ہوتی ہے اور پھل کورے کے مضر اثرات سے بھی بچ جاتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق امرود کو سال میں 12 سے 15 مرتبہ آبپاشی ضروری ہے۔

کھاد دینا

امرود کے پودے سال میں دو مرتبہ پھل دیتے ہیں اس لئے پودوں کی صحت برقرار رکھنے کے لئے کافی مقدار میں نائٹروجن کھاد کی ضرورت پڑتی ہے۔گوبر کی کھاد سب سے اچھی تصور کی جاتی ہے۔اس لئے گوبر کی کھاد 30 سے 40 کلوگرام فی پودا کے حساب سے دینی چاہیے۔عام قاعدے کے مطابق گوبر کی کھاد دسمبر جنوری میں دینی چاہیے۔کھاد دینے سے پیشتر پودے کے پھیلاؤ کے مطابق گوڈی کر کے اس کے چاروں طرف اچھی طرح کھاد بکھیر کر آبپاشی کر دینی چاہیے۔کیمیائی کھادوں میں ایموینیم سلفیٹ اڑھائی سے تین کلو فی پودا یا یوریا سوا تا ڈیڑھ کلو سپر فاسفیٹ اڑھائی تا تین کلو اور پوٹاش کیلئے ایک کلو پوٹاشیم سلفیٹ فی پودا پھول آنے سے پیشتر ڈالیں۔ یہ مقدار جوان پودوں کے لئے ہے۔

افزائش نسل

عام طور پر امرود کی افزائش بیج سے کی جاتی ہے۔مگر اس طرح اگائے ہوئے پودے اصل درخت سے مشابہ نہیں ہوتے۔اور ان کے پھل کے طبعی اور کیمیائی خواص اپنے موروثی پودوں سے مشابہ نہیں ہوتے۔اس لئے اس پودے کی نباتاتی افزائش بذریعہ قلم یا گٹی کی جاتی ہے۔

بذریعہ قلم امرود کی افزائش نسل اگرچہ مشکل ہے تاہم تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ 80 فیصد نمی کے اندر گرین ہاؤس میں اگر درجہ حرارت 25 ڈگری سنٹی گریڈ رکھا جائے تو 10 سے 12 سینٹی میٹر لمبی شاخ کے سرے والی قلمیں پتوں کے ساتھ تیار کر کے 24 گھنٹے کے لئے

تین پی پی ایم پیکلو بیوٹر راز ول کے محلول میں قلموں کا نچلا سرا ڈبو کر ریت کے اندر لگائیں تو نوے فیصد قلمیں جڑیں نکال لیتی ہیں۔اور اگر قلمیں موسم برسات میں لگائیں تو زیادہ جڑیں نکالتی ہیں۔آٹھ ہفتوں کے بعد ان قلموں کو گرین ہاؤس میں ہی موی تھیلیوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔اس موی تھیلیوں میں مٹی' بھل اور اچھی گلی سڑی کھاد کی برابر مقدار کا آمیزہ بھرا جاتا ہے۔تین ہفتوں کے بعد ان تھیلیوں کو شیڈ ہاؤس میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ہوائی داب یا گٹی اور پیوند کاری سے بھی مطلوبہ نسل کے صحیح پودے تیار کئے جا سکتے ہیں۔

شاخ تراشی

عام طور پر امرود کو شاخ تراشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔لیکن چونکہ پھل نئی پھوٹ پر آتا ہے اس لئے تھوڑی سی سالانہ شاخ تراشی کر لینی چاہیے۔چھوٹی عمر میں پودے کا ڈھانچہ یا ساخت صحیح کرنے کے لئے اور اسے مضبوط بنانے کے لئے اس کی شاخ تراشی ضروری ہے۔ بعض اوقات لمبی اور کمزور شاخوں پر پھل آتا ہے اور وہ پھل کے بوجھ سے جھک جاتی ہے۔ایسی شاخوں کے سرے کاٹ دینے چاہیں۔اس کے علاوہ تنے کے نچلے حصے سے چھوٹی چھوٹی شاخیں پھوٹتی ہیں ان کو بھی کاٹتے رہنا چاہیے۔فصل کی برداشت کے بعد سوکھی ہوئی' بیمار اور کمزور شاخوں کو بھی کاٹ دینا چاہئے۔اچھی قسم کا پھل حاصل کرنے کے لئے پھل کی چھدرائی بھی ضروری ہے۔

کیٹرے مکوڑے اور بیماریاں

امرود کی گرمیوں کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پھل کی مکھی پہنچاتی ہے۔جو کہ پھل کے اندر اپنا ڈنگ داخل کر کے انڈے دیتی ہے۔جن سے چھوٹی چھوٹی سنڈیاں پیدا ہو کر گودے کو کھانا شروع کر دیتی ہیں۔اور پھل گل سڑ کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

پچھلے کئی سالوں سے امرودوں کے باغات میں سوکے کی بیماری عام ہے۔اس بیماری میں پودے کی شاخیں مرجھا جاتی ہیں۔پتوں کا رنگ زرد یا براؤن ہو جاتا ہے۔جڑوں اور زمین کے نزدیک تنے سے چھلکا بھی سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔جڑیں گل جاتی ہیں اور چند مہینوں میں پودا مر جاتا ہے۔اس بیماری کی وجوہات میں جڑوں پر حملہ کرنے والی پھپھوندی (فیوزیرائم اور کولیٹوٹرائمگم) بتائی جاتی ہیں۔ایسے باغات میں بہت زیادہ پانی نہیں دینا چاہیے اور بیمار پودوں کی جڑوں میں پھپھوندی کش دوائی ڈالنی چاہیے۔

علاج

امرود کے گرے ہوئے تمام پھل اکٹھے کر کے زمین میں دبا دیں۔امرود کے پھل کا سائز جب بڑا ہو جائے تو میٹاسسٹاکس' ڈائی میکران یا ڈپریکس پانی میں ملا کر سپرے کریں۔یہ سپرے فصل کی برداشت سے 20 دن پہلے بند کر دینا چاہیے۔

اقسام

پاکستان میں اس وقت امرود کی جتنی بھی مختلف اقسام فروخت کے لئے بازار میں آتی ہیں ان میں ایک بھی خالص اور معیاری نہیں کیونکہ زیادہ تر بیج سے لگائے باغات کی پیداوار ہیں۔ یہاں قسموں کو جو نام بھی دیئے گئے ہیں وہ یا گودے کو مدنظر رکھ کر دیئے ہیں یا اس علاقہ کے نام پر جہاں یہ پیدا ہوتا ہے۔ ان اقسام مین سب سے زیادہ مشہور ''سفیدہ'' ہے اس کا پھل گول' چھلکا صاف اور ذائقہ میں کافی لذیذ اور میٹھا ہوتا ہے۔ ''چتی دار'' اس کے پھل پر چھوٹے چھوٹے سرخ نشان ہوتے ہیں اس کا ذائقہ بھی لذیذ اور میٹھا ہوتا ہے۔ ''حفصی'' بھی امرود کی ایک قسم ہے۔ اس کا پھل گول اور گودا سُرخ ہوتا ہے یہ قسم اتنی میٹھی نہیں۔ ''کریلا'' اس قسم میں پھل کی شکل ناشپاتی سے ملتی ہے۔ اس کا چھلکا کھردرا اور گودے کا رنگ سُرخ یا سفید ہوتا ہے۔ امرود کی ایک قسم ''سیڈلیس'' ہے اس میں بیج نہیں ہوتے اس میں پیداوار قدرے تھوڑی اور پھل کی شکل بے قاعدہ ہوتی ہے۔ یہ ابھی تک تجارتی پیمانہ پر کاشت نہیں کیا جاتا۔

پیداوار

امرود سال میں دو مرتبہ بارآور ہوتا ہے۔ ایک فصل موسم گرما جولائی اگست اور دوسری موسم سرما جنوری فروری میں حاصل ہوتی ہے۔ جوان پودے کی اوسط پیداوار 60 سے 100 کلوگرام فی پودا ہے۔ اس کی پیداوار مختلف جگہوں پر مختلف ہوتی ہے۔ اس کی پیداوار میں کمی کی کئی وجوہات ہیں مثلاً اچھی نسل کے قلمی پودوں کا فقدان، بیج سے اُگائے ہوئے پودوں کے باغات، باغات کی نامناسب دیکھ بھال، گرمی کی فصل پر مکھی کا حملہ وغیرہ امرود کا پکا ہوا پھل ہفتہ میں دو سے تین بار توڑا جاتا ہے کیونکہ اس کا پھل جلد خراب ہونے والا ہے اس لئے اسے فوراً منڈی بھیج دینا چاہیے۔

پھل کا غذائی تجزیہ

پانی	82.50 فیصد
کھٹاس	2.45 فیصد
مٹھاس	4.75 فیصد
تحلیل شدہ ٹھوس مادہ	9.37 فیصد
راکھ	0.48 فیصد
اجزائے لحمیہ	1.25 فیصد
روغن	0.52 فیصد
ریشہ	5.45 فیصد

تحریر و ترتیب
ڈاکٹر محمد اشرف صاحبزادہ
مظفر علی خان

تحقیق
افتخار احمد، حفیظ الرحمٰن،
خالد محمود قریشی